رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

۲۰ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

۲۵

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر

یہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ار	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	ار	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	ار	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۴ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ ائے آئمبٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی { من تصنیف قاضی میر محمد - کونجھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس { من تصنیف عبدالاحد ازکارہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ینگن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر - یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۲۰ اصفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر - رومن ۴ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں - تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے ہ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدونکی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری { من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۶ر - فارسی اردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران { یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سند ہی کتاب ہے ہر ایک گھر لئے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں :-

۱- جگیل سنگھ نمبردار - ۲- ہمادی ٹوکری - ۳- سدیپک جیون - ۴- بھری ۵- میں رہدا بھر داہاں - ۶- ایک گتی وی کتھا - ۷- ذات ورن - ۸- سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر +
رابنسن کروسو ۱۲ر +
طلائی شمعدان ۴ر +
مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر +
روح سے معمور زندگی ۴ر +
طریق دعا ۴ر +
شعاع نور حصہ اول و دوم ۵/
طیطس رفیق صلیب ۸/
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم - بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +



نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۰ جون ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

الہ آباد سے ۱۳ مئی کی خبر ہے کہ گذشتہ چند مہینوں کے درمیان بے شمار روسی رعایا افغانستان اور ترکستان کے صوبہ میں آباد ہونے کی غرض سے آگئی تھی ۔ مگر افغان افسروں نے اُن کو نکال دیا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ ان میں سے کچھ لوگ افغانستان کے رستہ سے ہند میں آگئے ۔

ایک سپاہی مزدور کے ہاں جوڑے پیدا ہوئے ہیں جو کہ ہوں سے لیکر پیٹھ کے نچلے حصہ تک پشت بپشت ایک دوسرے کیساتھ جڑے ہوئے تھے ۔ یہ جوڑے صرف پانچ منٹ تک زندہ رہے ۔

ایک سوداگر کے ہاں تین دوات میں ۳ ہزار روپیہ کو فروخت ہوئیں یہ تینوں دواتیں پیتل کی ہیں اور ہاتھی دانت کے ایک دوات دان میں رکھی ہوئی ہیں ۔ جس پر مسیح کی سوانحعمری نہایت باریک خط میں کندہ ہے ۔

ریاست میسور میں ایک مصنوعی جھیل ہے جسکا طول ۱۸ میل اور رقبہ ۴۰ مربع میل ہے ۔ ہندوستان میں یہ سب سے بڑی جھیل ہے ۔ اس کی تیاری پر ۵۴ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے ۔

گلا پک جانے کے عارضہ کا بہت سہل اور مجرب علاج ایک یہ ہے کہ آلوؤں کو مجھو کر اور توڑ کر گرم گرم ایک فلالین کے ٹکڑے پر رکھ کے گلے میں سہارتا سہارتا باندھ دیا جائے آلوؤں کی بھاپ سے عارضہ بہت جلد رفع ہو جاتا ہے ۔

آسٹریا کے ایک ڈپٹی ہو فریزل نے اپنی تقریر آٹھ بجے دن کے شروع کی اور اگلے دن کی دوپہر تک بھی ختم نہ ہوئی اور طرفہ یہ کہ بغیر آرام کے یا ٹھہرنے کے بولتا چلا گیا ۔

جوڈوسی واغ واقعہ اسوریا میں دروازہ کے ایک حصہ پر حال ہی میں ایک کتبہ دریافت ہوا ہے جو نیز مسنہیرب کا تصور کیا گیا ہے دروازہ کے ہر ایک ضلع کے مرکز میں بادشاہ شاہی لباس میں نظر آتا ہے ۔ اور اس ضلع کی ہموار سطح پر ایک جماعت دکھائی دیتی ہے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی فتح کی خوشی منائی جارہی ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ کتبہ ۶۹۳ سنہ اور ۶۹۲ قبل از مسیح کا ہے ۔

صوفیا کی خبر ہے کہ جو بار زار روس نے بلقانی ریاستوں کو بھیجا تھا وہ صوفیہ میں بڑی خوبی اور خوش اخلاقی سے قبول کیا گیا ہے ۔ اور اس کا اثر بلقانی ریاستوں پر بڑا سلامتی بخش پڑا اور اس سے اُن کی حالت میں بڑی ترقی ہوئی ہے ۔ اور وہاں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ مشکلات کا اطمینان بخش حل بہت جلد ہو جاویگا

(خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ۔ نور افشاں)

سلانیکا کی خبر ہے کہ چونکہ بلگیریائی افواج متعینہ سرس میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے اسلئے یونانی حکام نے بڑے سخت کوارنٹین قائم کر دیئے ہیں ۔

جینوا میں روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی ۴ ہزار گٹھے روئی جلکر خاک ہو گئی ۔

استعمال شدہ ٹکٹوں کا کلب پونا میں ہے ۔ اُس کا نام رشین کیسمپیچ کلب ہے ۔ جس میں ہر خاص و عام ممبر بن سکتا ہے ۔ اور اس کی سالانہ فیس تین روپیہ ہے ۔ ممبر ہونے سے کلب اس کو ایسے اشخاص سے انٹروڈیوس کرادیگا جنکو استعمال شدہ ڈاکخانہ کے ٹکٹوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس کلب کے ممبر تمام روئے زمین پر ہیں ۔ خصوصاً یورپ کے ہر ایک ملک میں ۔

۱۴ جون کا تار مظہر ہے کہ گلینا نا واقعہ کاٹھیاواڑ گجرات میں ایک سخت طوفان آیا ۔ بدھ کی رات کو اس بارش سے جو پہاڑوں پر ہوئی تھی دریا اُمنڈ آیا اور پانی ریلوے کوارٹروں میں اور بجار تک گھس گیا ۔ مقام موخر الذکر میں بہت سے گھر گر گئے ۔ اور زندہ آدمی ان کے نیچے دب کر مر گئے ۔ بلکہ بعض حالتوں میں خاندان کے خاندان دب مرے ۔ ایک بدھ آشرم گر گیا ۔ جس میں ۲۵ بدھ بھی دب مرے ۔ ایک بورڈنگ سکول گر گیا جس کے ۴۴ میں سے ۲۰ لڑکے درختوں پر چڑھ کر بچ گئے ۔ جانوں کے نقصان کی پوری تعداد فی الحال معلوم نہیں ہے ۔ مگر رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۔ تین سو جانیں تلف ہو گئیں ۔ اور بے شمار مویشی بہ گئے ۔ ویس کلنا ریلوے کی لائن سخت بارش ہونے کی وجہ سے شکست ہو گئی ۔

فرانسیسی باد پرواز نے برلن جاتے ہوئے دو سو ستاسی میل کا فاصلہ دو گھنٹے میں طے کر لیا اگرچہ ہوا مخالف تھی ۔

اخبار کی باتیں

چند روز ہوئے کہ دو لیڈیوں نے بمقام شملہ انسپکٹر پولیس کو اطلاع دی کہ گرانٹ ہوٹل سے نیچے اس سڑک پر جو کورنڈو کے نام سے مشہور ہے ایک مشتبہ نوعیت کی گٹھڑی پڑی ہوئی پائی گئی ہے۔ پولیس نے اس مقام پر پہنچکر اس گٹھڑی کو فوراً پانی میں ڈالدیا۔ کھولکر دیکھنے سے اس کے اندر سے بارود کی قسم کی چیز برآمد ہوئی۔ خیال ہے کہ یہ کوئی آتشبازی کی چیز ہے۔

حقوق طلب عورتوں نے مقام بریڈ فورڈ کے قریب ایک خالی مکان جلادیا۔ نقصان کا اندازہ ۴ ہزار پونڈ کیا گیا ہے۔ نیز بریڈ فورڈ میں پانی کے دو نالابوں میں رنگ ڈالکر ان کو زہر آلود کر دیا ہے اس پر حکام نے اس تالاب کا پانی بند کر دیا۔

جنوبی ہند کی ریلوے کی ہڑتال کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے رنگون کے میونسپل آفس کے مرکزی فائر سٹیشن کے تمام فائرمینوں نے کل کام بند کر دیا۔ اس پر چیف انجینئر نے انہیں کہا کہ مگر کام بند مت کرو اور جو شکایات تم کو ہیں وہ میرے سامنے بیان کرو۔ میں اس پر غور کرونگا لیکن پریذیڈنٹ کمیٹی نے دو آدمیوں کو اس بنا پر موقوف کر دیا کہ انہوں نے دوسرے آدمیوں کو اشتعال دیا تھا۔ موقوفی کی خبر اڑتے ہی سب آدمی کام چھوڑ کر چلے گئے

انبالہ چھاؤنی کے رئیس اور بجلی کے کارخانہ کے مالک لالہ بنارسی داس نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ اس غرض سے وقف کر دیا ہے کہ اس سے چھاؤنی میں لڑکوں کا ہائی سکول کھولا جاوے اور ساتھ ہی اس کے ایک عمدہ اور عالیشان عمارت بھی اسی غرض سے دیدی ہے۔ ان کا یہ منشا ہے کہ حسب ضرورت اور موقعہ اس ہائی سکول کو کالج کے مرتبہ تک ترقی دیں۔

۱۱ جون کی خبر ہے کہ ترکوں کا وزیر اعظم شوکت پاشا موٹر پر سوار چلے جا رہے تھے کہ دو آدمیوں نے ان پر پستول سے فائر کئے۔ اور ان کی جگہ معاملات خارجیہ کے وزیر صاحب سعید حلیم پاشا عارضی طور پر اُس کے جانشین ہوئے۔ اور شوکت پاشا کا دفن فوجی تزک و شان سے کوہ حریت پر ہوا۔

ماہ مئی کے درمیان ٹرانسوال سے ۳۹۹۸،۳۳۳ کا سونا نکلا ہے۔

دہلی کے فصیلدار شہر کی ترقی کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ گرودن کالج سے اجمیری دروازہ تک ایک چوڑی فراخ سڑک بنائی جاوے

زار روس نے ۱۰ ماہ رواں کو بلگیریا اور سرویہ کے بادشاہوں کو ایک تار بھیجا ہے۔ اور ان کی باہمی جنگ کے برے نتائج پر بڑی سنجیدگی سے ان کو متنبہ کیا ہے۔ اور زار نے اس بات پر افسوس بھی ظاہر کیا ہے کہ متفقہ وزرائے عظام کی جو کانفرنس سلونیکا اور سینٹ پیٹرزبرگ میں منعقد ہونیکا فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ ابھی تک عمل میں نہیں آئی بلقانی ریاستیں بظاہر باہمی جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ جس کے سبب سے وہ جاہ و جلال اور سطوت بالضرور معدوم ہو جائیگا۔ جو انہوں نے باہمی اتفاق اور کوشش اور محنت سے حاصل کیا ہے۔ پس میں ایسے تنگ وقت میں تم دونوں سے براہ راست یہ اپیل کرتا ہوں (جیسا کرنا میرا حق اور فرض ہے) کہ آپ لوگ اپنے اپنے فرائض کو مد نظر رکھو اور بلگیریا اور سرویہ والوں کے درمیانی تنازعات کے فیصلہ کے لئے روس کی جانب متوجہ ہو جاؤ۔ اور ثالث کے عملوں کی بابت میں بطور استحقاق اور اختیار کے نہیں۔ بلکہ بطور مدد دینے والے فرض کے اپنے آپ پر جبر کر کے تم کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس قسم کی جنگ مجھ کو بے پرواہ نہیں کر سکتی اور میں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ جو ریاست جنگ کرے گی۔ وہ خلاف ورزی کے بارے میں ذمہ دار ہو گی۔ اور میں ایسے مجبورانہ جنگ میں روس کے طرز عمل کی بابت پوری آزادگی رکھتا ہوں

بعد کی خبر ہے کہ بلگیریا اور سرویا نے روس کی ثالثی قبول کر لی ہے۔

۱۲ کی خبر ہے کہ سرویہ نے بلگیریا کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم آپس میں اُس فوج کا چوتھائی حصہ رہنے دیگے جو سرحد پر رہتی ہے۔

کپاس کانگریس نے جو گیارہ جون کو ختم ہوئی اس قسم کا ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ چونکہ ہندوستان ہی دنیا میں وہ اکیلا ملک ہے جس میں کپاس کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ گورنمنٹ ہند اس کام میں مالی امداد بھی دے۔

کیمبرج یونیورسٹی میں جو کتیس اُمّیدوار ریاضی میں اعلیٰ درجہ پر پاس ہوئے ہیں ان میں سے ایک لاہور کالج کے آر۔ چند اور بمبئی کے الفنسٹن کالج کے ایچ پی شیوداسنی ہیں (ہم ان کو اس کامیابی کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔ نورافشاں)

۱۳ ماہ حال کی عین صبح کے وقت دریائے ہگلی میں ایک کشتی پر جس میں چاول لدے ہوئے تھے۔ ایک کشتی پر سے دس مسلح آدمیوں نے حملہ کیا۔ اور اگرچہ سخت مزاحمت کی گئی تو بھی لٹیرے قریباً بیس من چاول لے ہی گئے۔

۱۳ کو گرجت راتو ضلع کلکتہ کے سب ڈویژنل افسر نے تین محمد یلی کو عبور دریائے شور بحیات کی سزا اس وجہ سے دی کہ ایک تعلقدار گوہر علی کو قتل کرڈالا تھا۔

نسیم ہند

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار ۵ جولائی ۱۹۱۳ء سے راولپنڈی سے نکلنا شروع ہوگا۔ اس کا اڈیٹوریل سٹاف پُرانی دینی تعلیم کے بہترین خوشامد سے کلیتہ پرہیز ہوگا۔ مگر ساتھ ہی وطن اور اہل وطن کے فائدہ کے لئے جائز نکتہ چینی سے بھی باز نہیں رہیگا۔ اس کا مسلک آزادی و ہمدردی کے ساتھ صلح کل ہوگا۔ اس کا دستور العمل ع

ایمان کی کہینگے ایمان ہے تو سب کچھ

یہ اخبار ۲۰×۳۰/۱۶ کے ۱/۴ حصہ پر کم از کم ۱۶ صفحوں کا ہر ماہ کی ۵-۱۲-۱۹ اور ۲۶ کو شائع ہوا کریگا۔

چونکہ اہل وطن کی قدردانی سے اخبار نسیم ہند کا پہلا پرچہ دو ہزار شائع ہوگا۔ اسلئے تاجر صاحبان کے لئے اچھا موقعہ ہے کہ وہ اشتہار بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ ہم کو صوبہ سرحدی پنجاب اور ہندوستان کے ہر گاؤں اور شہر کے نامہ نگاروں کی بھی ضرورت ہے۔ لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اجرت بھی معقول دیجاویگی۔ (اخبار کی قیمت



اڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۵۲

داؤد جو چوپانی کے درجے سے سرفراز ہو کر بادشاہ کے عالیشان مرتبے پر ممتاز ہوا تھا ہر طرح سے حکمت و دانائی میں اور جنگ و جدل میں شہرہ آفاق تھا پر اس کا جانشین سلیمان جو دنیا کے تمام بنی آدم میں دانائی اور حکمت کا منبع کہلاتا ہے جس کی نسبت اس دنیا میں قسم قسم کے افسانے اور روائتیں اور کہانیاں زبان زد خلائق ہیں ایک عجیب پرمغز بادشاہ تھا جس نے جب خدا نے اس کو اجازت بخشی کہ جو کچھ وہ چاہے مانگے اس کو عنایت ہوگا۔ اس خدا پرست دانا اور فاضل شخص نے عمر کی درازی اور دولت اور حشمت وغیرہ نہ مانگی بلکہ ایک دانا دل مانگا جس کے وسیلے سے وہ خدا کی خلقت پر انصاف اور حکومت کر سکے اس پر خدا نے اس کو دنیا کی تمام نعمتیں بخشیں جنکی اس نے خواہش بھی نہ کی تھی۔ اس لئے دنیا کے تمام بادشاہوں اور عالی وقار سلطانوں سے بڑھ چڑھ کر عظمت اور شان اس سلیمان بادشاہ کو آسمانوں کے مالک و خالق خدا کی طرف سے عنایت ہوئی اور یہ بادشاہ ہر ایک بات میں لاثانی اور بے نظیر گزرا ہے جس کی مانند کوئی اس سے پیشتر گزرا تھا اور نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگا اسلئے اس عجیب بادشاہ کا حال قابل غور ہے۔ جس پر خدا کی خاص رحمت اور بخشش نازل ہوئی اور وہ آج کے دن تک تمام دنیا میں مشہور ہے جس سے کسی ملک کا انسان بے خبر نہیں ہے۔

بجواب کسر صلیب نمبر ا

تتمہ

رد دلیل دوم

قولہ:۔ انجیل میں حضرت مسیح نے صاف فرمایا کہ میرے بعد بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہونگے جو اتنے بڑے بڑے معجزات دکھلائینگے کہ ہو سکتا تو وہ کاملین کو دھوکہ میں ڈالدیں لیکن تم ان کے دھوکہ میں ہرگز نہ آنا۔ مسیح کے اس قول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے نزدیک جھوٹا آدمی بھی معجزے دکھلا سکتا ہے تو پھر اے عیسائی صاحبان معجزات خدائی کا معیار کس طرح سے ہو سکتا تھا اور معجزات دکھانے سے مسیح کی خدائی کس طرح سے ثابت ہو سکتی ہے؟

اقول:۔ صرف معجزات ہی اس دعوے کی زبردست دلیل نہیں ہیں۔ اگرچہ نبیوں کے معجزات اور خداوند یسوع مسیح کے معجزات میں بڑا فرق تھا۔ لیکن جب ہم بار بار کہہ آئے اور اب پھر کہتے ہیں کہ ٹھیک ٹھیک بات ہمارے خداوند کا ذات الٰہی کا دوسرا اقنوم ہونے کی وجہ اس کی اعلے عظمت کی وجہ ہے۔ جو جو کہ انسان کو ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ دعوے خداوند یسوع مسیح نے کیا جس کی تصدیق فرشتوں اور آسمانی آوازوں سے اور روح القدس کے خاص نزول سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہی اور جس کا دعوے انجیل میں جگہ بجگہ خود خداوند یسوع مسیح نے کیا جس کو یہودی کفر سمجھتے تھے۔

جس اختیار اور قدرت سے مسیح کے معجزات صادر ہوتے تھے اس طرح سے نبیوں سے ہرگز نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان کو اختیار ملتا تھا مگر وہ خود مالک تھا جیسا کہ اس کے خود کلام سے صاف عیاں ہوتا ہے۔ اس کے ہر ایک معجزے کے نمود ہونے پر یہ خاص بات ظاہر ہوتی ہے۔ دیکھیں معجزات مرقومہ انجیل مقدس اور اس بنا پر ہم اس کے معجزات کو بھی ایک طرح سے دلیل بنا سکتے ہیں۔ مگر محض اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بڑی عظمت اس کا الٰہی درجہ اور منزلت ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خدا کہلانے کا مستحق ہے۔ کیونکہ وہ ازلی کلمہ ہے۔

مغربی تہذیب اور مشرقی ایمانداری

آجکل ہندوستان میں مغربی قوم یعنی اشیائی مذہب اور تہذیب کے خلاف مخالفت کی کچھ ایسی ہوا چلی ہوئی ہے کہ جدھر دیکھو اُدھر ہی ان کے خلاف لوگ آواز کستے اور اخبارات میں مضامین اور نوٹوں کی بھرمار نظر آرہی ہے اور طرفہ یہ کہ مغربی تہذیب اور مذہب کے خود ہی مقلد اور مغربی تہذیب کے خصوصاً بڑے دلدادہ اور اعلے درجے کے پیرو اور مشتاق بھی ہیں۔ ہر شے مغربی۔ طرز معاشرت مغربی۔ فیشن مغربی۔ بولچال مغربی۔ غرضیکہ ہر ایک شے مغربی دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے ہندو مسلمان بھائی بھی کیسے متضاد ہیں! کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں!! دل میں کچھ زبان پہ کچھ اور عمل پہ کچھ!!! ہندو مسلمانوں کے درمیان ایسے مخالف عناصر کو مجتمع اور عمل کرتے ہوئے دیکھکر بہت ہی افسوس آتا ہے اور دل میں خواہ مخواہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ غور اور مشاہدہ سے واضح اور صریح ہوتا ہے کہ یہ محض تعصب کی وجہ سے ہے۔ جو اُن کے مذہب نے اُن کو سکھایا ہے۔ اور آئے دن برابر سکھایا جا رہا ہے۔ اس جہان کے خدا نے اُن کی چشم بصیرت کے آگے تعصب کا پردہ ڈال رکھا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ لوگ اپنے قول فعل و خیال میں متضاد ہیں۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ اس اجتماع نقیضین سے واقف نہیں۔ اور اگر واقف ہیں تو ہم اس کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ یہ اُن کا ڈبل تعصب اور ہٹ دھرمی ہے جو محض بے جا اور نقصان دہ ہے۔

ڈبل روٹی پر ایک خانساماں لعاب دہن لگاتا پکڑا گیا

اس قسم کی مثالیں نہایت دنیا میں اکثر دیکھنے میں آتی ہیں از انجملہ ایک مثال آریہ گزٹ مطبوعہ ۲۴ جیٹھ سمت کے پرچہ میں پائی جاتی ہے۔ جہاں وہ خاص

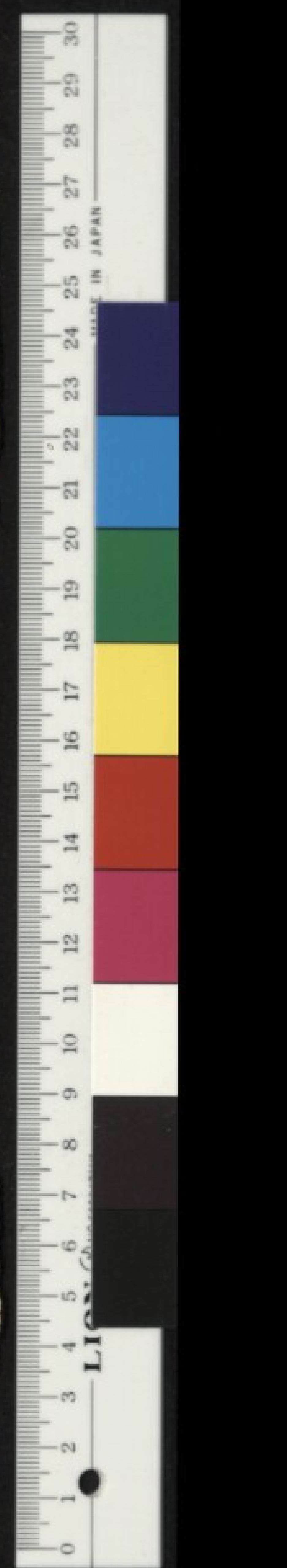
واقعات کا ذکر کر کے حاشیہ چڑھایا گیا ہے۔ اور عنوان نوٹ میں بھی عندیہ کیا گیا ہے۔ ایک میم صاحب کا روٹی پکانا مذکور ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ایک میم صاحب جب اپنے باورچی خانہ میں داخل ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ مسلمان خانساماں منہہ کا لعاب روٹی پر لگا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر میم صاحب نے خانساماں کے کان کھینچے اور اُسے کہا کیوں میاں یہ کیا کر رہے ہو۔ خانساماں نے کہا حضور روٹی کو چکنا اور خوبصورت بنانے کے لئے ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس پر میم صاحب نے خانساماں کو نکال دیا اور خود روٹی پکانے لگیں۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک واقعہ اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ جبکہ ایک خانساماں نے سہارنپور میں اپنے صاحب سے بدلہ لینے کے لئے چائے میں پیشاب ملا دیا تھا۔ اور اس کو تین سال کی سزا ہوئی تھی۔ اس پر ایڈیٹر صاحب موصوف یوں حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ ایسے واقعات زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ مشرقی تہذیب کس قدر مکمل ہے جو کھانا پان اور روٹی پکانے کا انتظام اپنی عورتوں ہی سے کرانے پر زور دیتی ہے۔

اوپر کے دونوں واقعات سے ناظرین نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مغربی تہذیب اور مشرقی ایمانداری میں کیا تعلق اور کس قدر فرق ہے صاف ظاہر ہے کہ مغربی لوگ اپنے مشرقی نوکروں پر بڑا ہی اعتبار رکھتے ہیں۔ ان کے دل میں اُن کی جانب سے کسی قسم کی بدگمانی اور شک نہیں ہوتے۔ اُن کے دل اُن کی طرف سے بالکل صاف ہوتے ہیں اور اس کی وجہ مغربی تہذیب ہے۔ جس کی جڑ اور تنہ اور شاخ میں مذہب مسیحی کا رس جاری ہے۔ اس نے مغرب کو جس نے اسے قبول کر لیا ہے۔ اور اُس کے احکام کی تعمیل کرنے میں صاف دلی نیک نیتی اور اعتماد کا پورا پورا سبق پڑھا دیا ہے۔ دوسری طرف مشرقی دیانتداری اور ایمانداری کا نمونہ ایک مسلمان خانساماں کی بدتہذیبی سے اور بدطینتی اور کج باطنی کا نمونہ دیکھ چکے ہے۔ جو اپنے آقا کے ساتھ ایسا گوارا اور مکروہ برتاؤ اس کے عقب میں کرتا ہو کیسی بے ایمانی اور شرارت اس فعل ناروا اور مستوجب سزا سے مترشح ہوتے ہیں۔ بھلا مشرقی تہذیب یہی تعلیم دیتی ہے کہ کس کے عقب میں اس کو دیا جھوٹا یا کھانے پینے میں ناپاک چیز ملا کر دیا جائے؟ کیا یہ مشرقی تہذیب کی سیاہ قلبی کا ثبوت نہیں اور کیا اس نمونہ سے مشرقی تہذیب عیوب سے بری ہو سکتی ہے؟ کیا یہ وہ تہذیب نہیں جس سے ایک مشرقی آدمی اپنے مغربی سادہ لوح اور اعتبار کرنے والے آقا کو بدگمان بناتا ہے؟ اور اپنے سے بلکہ دیگر مشرقی اصحاب سے بھی جو ہرگز اس خانساماں کی طرح نہیں ہیں۔ مغربی اصحاب کو کشیدہ خاطر اور موجب غیظ و غضب نہیں بناتا ہے؟ کیا ایسی تہذیب کا منبع اور چشمہ طعن و تشنیع سے بری ہو سکتا ہے؟

ہمارے خیال میں ایڈیٹر صاحب موصوف نے غلطی کھائی۔ جب نوکر سے روٹی پکوانے کو مغربی بدتہذیبی کہا اور اپنے ہاتھ سے روٹی پکانے کو مشرقی تہذیب سمجھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا نوکروں سے کھانا پکوانا یا پانی بھروانا یا کوئی اور پیسے کی چیز منگوانا بدتہذیبی میں داخل ہے؟ کیا متوسط درجہ اور امرا کے گھروں میں خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان جمہور مرد اور عورتیں کھانا پان اور روٹی پکانے کا انتظام نہیں کرتے؟ کیا جانیں وہ اپنے آقاؤں اور بیبیوں کی غیر حاضری میں کس طرح کا عمل کرتے ہیں۔ جناب من! آپ نے مسلمانوں کو اکثر دیکھا ہوگا کہ وہ جھوٹا کھانے اور کھلانے سے بالضرور پرہیز نہیں کرتے بسلمان گھروں اور تنوروں پر اور مسجدوں میں اکثر یہی حال رہ رہی ہندوؤں کی وہ البتہ مسلمان نوکروں کی بہ نسبت زیادہ محتاط ور فکرمند ہوتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ یہ پلیدگی اور ناپاکی کسی تہذیب میں جائز نہیں ہے۔ کسی ملک کی تہذیب ملازمان کے ذریعہ کھانا پان کا انتظام کرنے کی مانع نہیں ہے۔ یہ جو اس قسم کے حاشیے چڑھائے جاتے ہیں وہ صرف مغربی تہذیب وغیرہ سے دلی عناد اور بغض رکھنے کی بین دلیل۔ اور قاطع ثبوت ہیں۔ ہم اپنے معزز معاصر کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگر کسی کی کسی امر میں نکتہ چینی کرنی منظور ہو تو محض نیک نیتی اور محققانہ اور مشفقانہ طریق سے کرنی چاہیے۔

جس طرح سے خدا اس ظاہری دنیا میں اپنی مرضی کیمطابق جو چاہے کر دکھلاتا ہے تو کتنا زیادہ روحانی عالم میں وہ اپنی قدرت کے بڑے بڑے کام انسان کی نجات کے بڑے اور بھاری مسئلہ کی نسبت نہیں کر سکتا؟ جو لوگ خدا کی بزرگی اور عظمت کے قایل نہیں ہیں وہ ہی اس کی قدرت کا انکار کرینگے۔ مگر جو اُس کی قادر مطلق طاقت کے ہیں۔ وہ بے چون و چرا اُس کی بڑی بخشش اور کرم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہونگے بغیر حیل و حجت کے طریق نجات کو قبول کر کے شکرگزار ہونگے۔ پر شک کرنے والے اور ایمان سے گرے ہوئے لوگ بے اعتقادی کی وجہ سے خدا کی قدرت کی باتوں کا انکار کرکے اور سینکڑوں قسم کی حجت بازی کر کے اس کی قدرت اور حکمت پر نکتہ چینی کرکے اُس کو رد کرینگے۔ ایسا کرنا کچھ حقیقت نہیں رکھیگا۔ کیونکہ اُن کے دل کے ارادے ہرگز کبھی پورے نہ ہونگے۔ بلکہ وہ خدا کی قدرت کو اُلٹ پلٹ نہیں کر سکتے جو کچھ خدا نے کر دیا ہے وہ قایم رہیگا اور وہ آخرکار خدا کے مخالف شمار ہوکر مستوجب سزا ٹھہرینگے۔ مگر وہ جو اس کی قدرت کے قایل ہوکر توبہ اور ایمان کے تابع ہو جاوینگے بچ رہینگے۔ خدا کی قدرتی باتوں کی نسبت سے کاموں میں نجات کا طریق فضل ایک بڑا عظیم کام ہے۔ جو اُس کی مخالفت کرتا اور اُس کو رد کرتا وہ آخرکار پچھتاوے گا اور ہلاک ہوگا۔

کلام الٰہی میں جو کچھ واقعات ایمانداروں کے لکھے گئے ہیں وہ سب دوسرے لوگوں کی ہدایت اور نصیحت کی نیت سے لکھے گئے ہیں۔ ان واقعات سے قسم قسم کی نصیحتیں اور ہدایتیں نکلتی ہیں حتیٰ کہ ان کے خلاف شرع کاموں کے ذکر سے بھی کوئی نہ کوئی عبرت و نصیحت نکلتی ہے اسلئے ہم کو اُن کی نیک اور عمدہ باتوں کے نمونے اختیار کرنے چاہییں اور بری باتوں اور کمزوریوں سے جن کے سبب ان پر بھی طرح بطرح کی آفتیں اور مصیبتیں آتی رہیں پرہیز کریں غرضکہ ان کے تمام قسم کے احوال سے ہم کو کچھ نہ کچھ نصیحت اور فائدہ پہونچتا ہے۔ اور جس قدر ہم غور سے ان کے احوال پر سوچتے ہیں تو اپنے لئے ہدایت اور تعلیم پاتے ہیں اور ان کے تجربہ اور مشاہدہ سے جو اس درجے تک ہمارا نہیں ہو سکتا عمدہ سبق حاصل کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جس کے سبب سے یہ قصہ جات کلام الٰہی میں لکھے گئے۔ ورنہ اُن کا اور کچھ مطلب نہیں تھا۔



اقتباس

بیماریوں کے برخلاف باڑیا احاطہ حفاظت کے لئے پرہیزگاری ہے۔

ہیرک

آدمی کی دولت وہ چیزیں ہیں جن پہ اس کا دل لگا ہوا ہے۔

کارلایل

میرا تجربہ ہے کہ جب میرا دل د Dull (بے مزہ) ہے بائبل کی سمجھ مجھ کو نہیں آتی۔

بشنیل

پاک نوشتے ہم کو زندگی کا بہتر طریقہ سکھلاتے ہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ برداشت کا بھی بہتر طور اور مرنے کا تسلی بخش طریقہ ہم کو سکھلاتے ہیں۔

فلیول

ضرورت

۳/۲

سی۔ ایم ۔ ایس مڈل سکول غازی آباد ضلع میرٹھ کے واسطے ایک ہندوستانی مسیحی استاد کی جو کہ انٹرنس پاس ہو یا ایس ل بی اور انگریزی اور ریاضی میں لائق ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ پچیس روپیہ سے تیس روپیہ ماہوار اور کرایہ مکان مبلغ دو روپیہ سے تین روپیہ تک۔

درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر سکول ہذا ہونی چاہئیں۔

ضرورت

ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں ایک ہیڈ مسٹرس کی اے پی مشن گرلس بورڈنگ سکول کے واسطے ضرورت ہے۔

درخواستیں بنام پرنسپل جگراؤں پنجاب آنی چاہئیں

مفید کہانی

جان فاکس کا بحری سفر

گزشتہ سے پیوستہ

تب وہ سب شرک کی طرف روانہ ہوئے جہاں وہ چپ چاپ چلے گئے۔ اس جگہ دربان تھے جن میں سے ایک نے پوچھا کہ کون ہو؟ فاکس اور اس کے ہمراہیوں نے کہا سب دوست ہیں مگر فاکس نے خنجر کہا کہ صاحبو تم اس وقت اپنا کام کرو اور فوراً ان پانچوں کو انہوں نے قتل کر دیا۔

تب جان فاکس نے اس اندیشے سے کہ ان کی تجویز کہیں ٹل نہ جاوے اور یہی کہ جلد تمام کارروائی ہو جاوے دروازے کو اچھی طرح سے بند کر دیا اور ایک توپ اس پر لگا دی۔ اس کے بعد وہ داروغہ کی سونے کی جگہ پر چلے گئے جہاں سے ان کو قلعے کی چابیاں دستیاب ہو گئیں اور زندان کی چابیاں بھی مل گئیں۔ جو اس کے سرہانے پڑی تھیں اور وہاں سے بہت عمدہ عمدہ ہتھیار بھی ان کو اس کمرے میں ایک دروازہ تھا جس میں نقدی تھی اور سب ایک قاتی سکے تھے۔ اور اس میں سے پیٹر ونی کیر وار وود وسرو نے اس کثرت سے اپنے قمیضوں دھیڑوں کو بھر لیا جتنا ان سے ہو سکا لیکن جان فاکس نے اس میں سے ایک کو بھی نہ چھوا۔ اور کہنے لگا کہ میں نے اپنی اور ان کی آزادگی کے لئے یہ کارروائی کی ہے اور نہ کہ بیدینوں کے خزانے کے لئے۔ مگر یہ باتیں اس کے ساتھیوں کو موثر نہ ہوئیں۔ جس طرح سے ساؤل نے موٹے بیل بچائے تھے کہ خدا کیلئے قربانی چڑھاوے لیکن وہ خدا کے قہر سے نہ بچ سکا۔ کیونکہ خدا کا انصاف ایسا ہی ہے۔ وہ خدا جو اپنے لوگوں کو ان کے دشمنوں سے بچاتا ہو وہ ان کی ضروریات کو بھی رفع کریگا۔

پھولوں کی کیاری

خدا کے کام

جس نے آسمان بنایا اور زمین اور دریا اور سب جو کچھ ان میں ہے جو ہمیشہ اپنی سچائی کو یاد رکھتا ہے جو مظلوموں کا انصاف کرتا ہے اور بھوکوں کو کھلاتا ہے۔ خداوند اسیروں کو چھڑاتا ہے۔ خداوند اندھوں کی آنکھیں کھولتا ہے۔ خداوند انہیں جو جھک جاتے ہیں سیدھا کھڑا کرتا ہے۔ خداوند صادقوں کو عزیز رکھتا ہے خداوند پردیسیوں کا نگاہ دار ہے۔ وہ یتیموں اور بیواؤں کی اعانت کرتا ہے لیکن شریروں کی راہ کو اونچا نیچا کرتا ہے۔

زبور ۱۴۶: ۶-۱۰

کہاوتیں

آٹا پورا کتوال کوڑ اٹھے۔
الٹی ٹانگیں گلے میں پڑیں۔
الٹی کھوپڑی اندھا گیان۔
الجھانا آسان سلجھانا مشکل۔
الف کے نام بے نہیں جانتا
الکھ پرش کی مایا کہیں دھوپ کہیں چھایا۔
کھلے کو کھائے۔ ننگے کو نہ کھائے
باسمجھا اچھی الو سمجھ بری۔
اکیلا ہنستا بھلا نہ روتا۔
اکھل میں مسرا ماں باپ سب۔

خاندان چون

پادری الیزرگ میل میڈلینڈ

(ترجمہ از میڈیکل مشنری)

گزشتہ سے پیوستہ

وہ لڑکا اپنے گھر چلا گیا۔ اور اُس نے اپنی والدہ سے کہہ دیا کہ میں مسیحی ہو گیا ہوں اور کلیسیا میں داخل ہونا چاہتا ہوں یہ سنکر اُس کی والدہ حیران رہ گئی اور کہنے لگی "آہ میرا لڑکا عیسائی کلیسیا میں داخل ہوگا"؟ لیکن اُس نے یہ کہا کہ وہ نہ جواب دینے سوچنے لگی کہ کوئی تدبیر نکالے کہ جس سے وہ روکا جاوے اور بہت کچھ سوچنے کے بعد وہ فیصلہ کرنے لگی کہ اُس کی شادی کردی جاوے۔ اور یہ وہ بات ہے جو دل کو کسی طرف سے اُٹھا کر اپنی طرف لگا لیتی ہے۔ اُس نے اُس کی منگنی ایک بت پرست لڑکی سے کردی۔ اور کہا کہ اُس کی شادی اُس سے ہوگی۔ اُس نے بھی قبول کر لیا۔ اُس کی مخالفت وہ نہ کر سکتا تھا۔ دستور یہ تھا کہ والدہ لڑکے کے لئے عورت کی تلاش کرتی اور باپ لڑکی کے لئے خاوند کی تجویز کرتا اور والدین اُن کو کیلے کر کے شادی کرتے۔ اگر اُن میں صفائی اور محبت ہوتی تو زندگی اچھی طرح صرف ہوتی۔ اس رسم کی ادائگی کے لئے والدہ ایک کرسی لاتی اور لڑکی کو اس گھر میں بٹھاتی۔ اور اُن کی شادی ہوتی۔ لیکن اُس لڑکے نے کہا کہ ہماری شادی مشن میں ہوگی۔ اس پر وہ مسکرائی اور اس نے اپنے دانت بند کر لئے۔ اور کہنے لگی جو مناسب سمجھو سو کرو۔ اور عیسائی طریقہ سے شادی کی گئی۔

سخاوت کا بدلہ

پر یہ بات ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے تھوڑا کاٹیگا اور جو بہت بوتا ہے بہت کاٹیگا۔ ۲ قرنتیوں ۹:۶۔

مراسلات

بادشاہ کی آمد

باب دوسرا

جس وقت پادری صاحب رخصت ہوئے مریاں اور نفیریں آرام گاہ میں گئیں اور کوموونی کو وہی موقعہ ملا۔ جس کی وہ دن بھر کی مشتاق تھی۔ تاکہ تنہائی میں اکیلی اپنے خیالوں میں مستغرق ہو۔ سچ پوچھو تو اُس کا غم وا مدہ سب سے زیادہ تھا۔ بے شک نفیریں اپنے عزیز والد کے لئے چند روز تک روئیگی۔ لیکن بچوں کے زخم جلد بہ ہو جاتے ہیں۔ مریاں بھی گو کہ سچے دل سے اپنے شوہر کے لئے ماتم کریگی تاہم کبھی نہ کبھی تسلی پائے گی۔ لیکن کوموونی کی اور بات تھی۔ اتنی عمر تک اس کا دل اپنے والد پر لگا تھا۔ اور محبت کے سوا وہ اُن پر توکل بھی کرتی تھی۔ اور ہر ایک مشکل میں اُن سے صلاح لیا کرتی تھی۔

لیکن اس خاموشی میں فقط اپنے رنج کے خیال میں محو نہ تھی۔ وہ اپنے والد کی آخری باتوں کو یاد کر کے ان پر غور کرتی تھی آخری رات جب وہ اُن کے پاس بیٹھی ہوئی تھی انہوں نے بڑی سنجیدگی سے اُس سے کہا "بیٹی کئی باتیں میرے دل میں رہ گئی ہیں جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں۔ اور تم اُن کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ اب میری یہ فانی زندگی تمام ہونے پر ہے۔ میں عقبےٰ کی دہلیز پر کھڑا ہوں۔ اور مجھے بہت سی باتیں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ جو اوروں سے چھپی ہوئی ہیں۔ بیٹی ایک وجہ ہے میں دل سے پچھتاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے روحانی چیزوں کی قدر نہیں سمجھی"

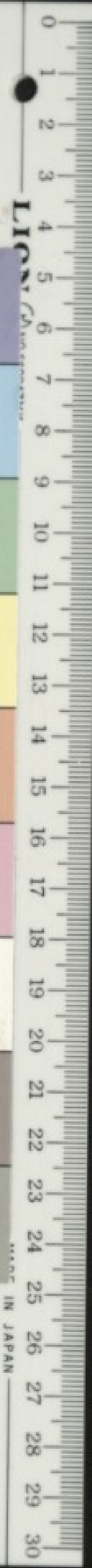
کوموونی نے فوراً جواب دیا "ابا جان آپ تو ہمیشہ سے سبھوں سے دیندار تھے"۔ اُس کے والد نے کہا "ہاں شاید اوروں کی نظر میں لیکن خدا کے سامنے نہیں۔ میرا دل مجھے ملزم ٹھہراتا ہے۔ کہ میں نے اپنے ذاتی نفع اور ترقی کے بارے میں خدا کے جلال سے زیادہ فکر کی۔ اب میں خوب جانتا ہوں کہ خداوند یسوع مسیح میری تمام زندگی۔ لیاقت اور طاقت اور مال جو کچھ میرا ہے سب کے قابل ہے۔ بلکہ اس سے ہزار ہا حصہ زیادہ اور میں نے اُسے اس کو نہیں دیا۔ وہ میری خاطر مفلس بن گیا لیکن میں نے اپنی دولت اپنے ہی واسطے خرچ کی۔ اور اب میں شرمندگی کے ساتھ اس سے ملنے جاتا ہوں"۔

میری آخری بات تمہارے لئے یہ ہے "تم اپنے آپ کو اور جو کچھ تمہارا ہے اپنا مت سمجھو۔ بلکہ خداوند یسوع مسیح کا تب تم کو کبھی پچھتانا نہ پڑے گا۔

کوموونی کو معلوم دیتا تھا کہ وہ دوبارہ ان باتوں کو سن رہی تھی۔ لیکن جب اُس کو یاد آیا کہ وہ جس نے یہ کہا اب خدا کے حضور میں موجود ہیں۔ اُن کی تاثیر زیادہ قوی ہو گئی۔ ان باتوں کے ساتھ ہی پادری صاحب کی باتیں بھی یاد آئیں اور وہ سوچنے لگی اگر خداوند یسوع مسیح فی الحقیقت جلد آنے والا ہے تو اس سے ملنے کے لئے ضرور تیار ہونا چاہئے۔ نہیں تو مجھے بھی پچھتانا ہوگا۔

اس کو اقرار کرنا پڑا کہ اب تک میں نے اپنے والد کی خواہش کے مطابق نہیں کیا۔ جو کچھ میرا ہے میں اپنے اور اپنے عزیزوں کے واسطے خرچ کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے سرکاری نوکری اور زیادہ روپے پانے کا خیال کیا۔ لیکن میرے والد نے میرے دل میں اور خیال ڈالا۔ اگر ان کو نہ مانوں تو کیونکر اُن سے خوشی کے ساتھ مل سکوں؟ بڑے عرصے تک کوموونی اس کشمکش و پیچ میں پڑی تھی۔ اودھر دنیا اور اُس کی ترقی اس کو کھینچ رہی تھیں ادھر اُس کا عزیز والد آسمان پر سے اُس کو پکار رہا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ الفاظ بھی گونج رہے تھے "میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر میں تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لیلونگا"۔ وہ اس خیال سے گھبرانے لگی کہ ایسا نہ ہو کہ خداوند یسوع مسیح آجائے اور مجھے نالائق پاکر اپنے ساتھ نہ لیجائے۔

اس کے سامنے میز پر بائبل رکھی تھی اپنے ہاتھ میں لے کر اُس نے متی کی انجیل کا چوبیسواں باب کھولدیا اور پڑھنے



گی۔ جب ذیل کی باتوں پر نظر پڑی تو چونک اٹھی یعنی اُس نے یہ الفاظ پڑھے "پس وہ دیانت دار اور عقلمند نوکر کون ہے جسے اُسکا مالک گھر ایسے ہی کرتا پائے میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ اسے اپنے سارے مال کا مختار کر دیگا"۔ ایسا معلوم دیتا تھا کہ یہ جملے اسی واسطے لکھے گئے اور اس کے دل میں بڑی خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش کہ جب مالک آئے وہ مجھے ایسا کام کرتے پائے جو اس کو پسند ہو۔

ان الفاظ پر یعنی کہ "وہ اسے اپنے سارے مال کا مختار کردیگا" غور کرتے وقت اس کا چہرہ بشاش ہو گیا۔ اُن کا کل مطلب تو سمجھ میں نہیں آیا۔ لیکن فی الحقیقت اُن کے یہ معنے تھے کہ نجات عہد ایمان دیا جائیگا۔ کیا بہتر تھا کہ وہ سرکار سے روپے پائے۔ یا کہ وہ خداوند یسوع کے آتے وقت اس کے دست مبارک سے غیر فانی ایمان پائے۔

اس خیال سے وہ اپنے والد کا مطلب سمجھنے لگی اور ان دیکھی چیزوں کی قدر اس کی نظر میں چمکنے لگی۔ اور اُن کے مقابلے میں دنیاوی چیزیں دھندلی سی دکھائی دیتی ہیں۔ بستر کے پاس گھٹنے ٹیک کر وہ دعا مانگنے لگی کہ "اے خدا میں تیرا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تو نے اب میری آنکھوں کو کھولدیا۔ اور غیر فانی چیزوں کی قدر مجھ پر ظاہر کی۔ یہ عنایت کر کہ میں ایسی چیزوں کو اپنا حصہ پاؤں اور تیرے پاس آنے کے لئے تیار ہو جاؤں۔ آمین"۔

بعد ازاں کوسودنی کی عجیب کیفیت ہوئی گو کہ کمرہ بالکل خالی تھا اور وہ عالم سکوت میں بیٹھی تھی۔ تاہم معلوم ہوتا تھا کہ میں تن تنہا نہیں ہوں لیکن خدا خود میرے نزدیک ہے۔ اور میرا عزیز والد جو کل مجھ سے جدا ہو گیا کچھ دور نہیں ہے۔ اب اس کا خیال بالکل مبدل ہو گیا۔ کچھ ضرور نہ تھا کہ وہ اس عزیز باپ سے ملنے کے لئے موت کی منتظر رہے۔ خداوند یسوع مسیح آنے والا ہے اور اس کے آنے پر وہ جو جدا ہوئے پھر ملجائینگے۔

اس وقت مریاں نے ترش آواز سے پوچھا۔ "کوسودنی کیا کرتی ہو۔ رات بھر جاگتی رہو گی"؟ کوسودنی چونک پڑی۔ گو کہ آسمان اس کے سامنے کھولا گیا تھا۔ تاہم وہ اب تک زمین پر تھی۔ اور اوروں کی فکر کرنا اس کا عین فرض تھا۔

شمع ہاتھ میں لے کر وہ دوسرے کمرے میں گئی۔ اُس کے چہرے کو دیکھ کر مریاں متحیر ہوئی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کوسودنی بیٹھی رو رہی ہے۔ اور وہ بشاش ہو کر اس کے پاس آئی۔ اُس نے پوچھا کیا ہوا؟ کیا کوئی باہر سے آیا ہے؟

کوسودنی نے بڑی دلسوزی سے جواب دیا "نہیں پیاری کوئی نہیں آیا میں تو اکیلی بیٹھی تھی"۔ وہ کیونکر بتلا سکتی کہ "وہاں کوئی ضرور آیا ہے۔ گو کہ میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ بلکہ دل سے معلوم کر لیا"۔ پھر مریاں نے کہا "ہائے ہائے میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہارے والد بالکل صحیح و سالم جیتے تھے۔ کاشکہ یہ بات سچ ہوتی"۔

کوسودنی اُس کے پاس بیٹھ گئی اور گلے لگا کر کہا "یہ بات بالکل سچ ہے۔ وہ بے شک صحیح اور سالم جیتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر میں شاید ہم کو پھر ملینگے۔ اب سو جاؤ اور میں تمہارے پاس رہونگی"۔ پھر چاروں طرف خاموشی ہو رہی لیکن کوسودنی کو نیند نہیں آئی وہ خیالات اُس کے دل میں گھوم رہے تھے۔ لیکن وہ دو قسم کے تھے۔ ایک طرف جدائی اور رنج کے اور دوسری جانب شادمانی اور دوبارہ ملنا۔ رفتہ رفتہ وہ الفاظ جو قبر پر گائے گئے۔ یعنی "ہمیشہ رب کے ساتھ"۔ اور وہ جنہیں پادری صاحب نے سنایا تھا۔ "پھر آونگا" ملے ہوئے اُس کے کانوں میں گونجتے رہے جب تک کہ وہ بے ہوش نہ ہوئی۔

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم اے۔ ایم آر اے ایس

کی

کتاب سرچشمۂ مذہب کے چند حصوں پر ریویو

گزشتہ سے پیوستہ

(۱) سارگن طاقتور بادشاہ۔ اکاد کا بادشاہ میں ہوں (۲) میری ماں شہزادی تھی۔ میں اپنے باپ کو نہیں جانتا میرا چچا ملک پر حکومت کرتا تھا (۳) اروپیران شہر میں جو دریائے فرات کے پاس واقع ہے۔ (۴) میری ماں شہزادی حاملہ ہوئی اور خفگی سے مجھے جنی (۵) اسی نے مجھے بید کے ٹوکرے میں رکھا اور نفت لگایا۔ (۶) اسی نے مجھے دریا میں ڈالدیا جس نے مجھے نہیں ڈبویا (۷) دریا مجھے اکی تک بہائے گیا جو پانی بھرتا ہے۔ اُس کے پاس مجھے لے گیا (۸) اکی نے جو پانی بھرنے والا ہے ترس کھا کے مجھے اٹھالیا"۔ اس کے بعد بابو صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذریعہ جس کے وسیلے سے یہودی پارسیوں سے اُن کے خیالات کو لے سکتے تھے کچھ وقت طلب امر تھا۔ بے شک خیالات کے تبادلہ کا موقعہ تو تھا مگر جناب اصل اشخاص جن کے خیالات کے تبادلہ کا شروع میں دعوے کیا تھا اُن میں سے ایک کی نسبت تو یہ امر مسلم ہے کہ وہ حضرت مسیح سے (یعنی ابراہیم) قریب دو ہزار برس پہلے گذرے ہیں اور دوسرے شخص (یعنی زردشت) حضرت مسیح سے ایک ہزار برس پہلے جنکا زمانہ ہزار برس قبل موجودہ تحقیقات سے اور ثابت کرتے ہیں۔ لیکن حضرت عزرا فقیہہ کا زمانہ حضرت مسیح سے قبل ۴۵۰ بائبل کے جمع کرنے کا بتلایا جاتا ہے۔ پس اصل اشخاص کے خیالات کے تبادلہ کا تو کوئی موقعہ ہی نہ رہا۔ اور اس لئے اصل کتابوں میں بھی خیالات کے تبادلہ کے درج کرنے کا کوئی موقع نہ رہا۔ اب رہا یہ امر کہ جب کتابیں لکھی جا چکی تھیں اور صرف جمع کرنا اور ترتیب دینا تھا تو موسے کی توریت جو ۱۵۰۰ سو برس قبل از مسیح لکھی گئی اور زند اوستا جو ہزار برس قبل از مسیح لکھی گئی تو پھر ان اصل کتابوں میں تو خیالات کے تبادلہ کا کوئی وہم و قیاس تک باقی نہیں رہتا۔ اور اگر عزرا فقیہہ یہودیوں کی اسیری کے وقت یا کسی قدر اُس سے قبل جب یہودیوں اور پارسیوں کو آپس میں ملنے جلنے کا موقعہ ہوا تو یہ امر زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ پارسیوں نے یہودیوں سے چند خیالات لئے ہوں۔ اور اسی وجہ سے چند امور میں جو زیادہ تر فروعات کے متعلق ہیں مشابہت واقعہ ہوئی ہے۔ مگر یہ نتیجہ نکالنا بالکل خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں

نے پارسیوں سے کچھ خیالات لے کر اپنی کتاب میں داخل کر دیئے ہوں۔ اسلئے کہ بائیبل کا مجموعہ اس سے بہت قبل معہ اپنی تعلیمات کے موجود تھا۔ اور پارسیوں کے مذہب سے علم الٰہی میں خُدا کی ہستی اور ذات وصفات وغیرہ اصولی تعلیمات کے اعتبار سے زیادہ اعلےٰ درجہ کی صورت میں موجود تھا (۲) حضرت عزرا فقیہ جو اپنی قوم کے لیڈر اور اپنے مذہب کے بہت غیرتمند تھے بلکہ نبی کہا جاوے تو بےجا نہ ہوگا۔ کیا یہ امر اُن کی نسبت تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ وہ پارسیوں کے مذہبی خیالات کو مقدس مجموعہ بائیبل میں شامل کرینگے ؟ جو مجموعہ اصول کے اعتبار سے ژند اوستہ کی نسبت بدرجہ غایت کامل تھا۔ پس ایسا قیاس عزرا کی نسبت کرنا بہت ہی سخت درجہ کی غلطی ہے (۳) قیاس اس امر کا مقتضی ہے کہ جو چند مشابہات بائیبل اور اوستہ میں پائے جاتے ہیں ضرور ہے کہ بائیبل سے کسی وقت میں لئے گئے ہوں۔ ہمارے اس قیاس کے لئے یہ دلیل ہے۔ کہ یہ امر مسلم ہے کہ جدید تحقیقات کی رو سے پارسیوں اور ہند کے آریوں کے بزرگ ایک ہی ملک کے باشندہ تھے۔ اور دونوں کا مذہب اور زبان ایک ہی تھی۔ چنانچہ اس قیاس کی تائید بہت کچھ ہمارے بابو صاحب بھی اپنی کتاب سرچشمہ مذہب کے آخری باب میں تسلیم کرتے ہیں۔ جہاں وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ زبان سنسکرت اور پارسی میں بڑی گہری مشابہت یہودی اور پارسی مذہب کی مشابہت سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہے۔ (اس مضمون پر پادری بی بی رائے صاحب پروفیسر ہندو مذہب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور کا رسالہ اردو میں ہے رشیوں کا آبائی وطن پڑھنے کے لائق ہے) لہٰذا اس سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہند کے آریوں اور پارسی آریوں کے مذہبی خیالات ایک عام گروہ اور چشمے سے نکلے ہیں۔ اور ایک وقت میں ایک ہی قوم اور ایک ہی ملک کے باشندہ تھے۔ لیکن اُن کے آپس سے جدا ہونے کے بعد کچھ نئی تعلیمات پارسی آریوں میں کسی وقت بعد کو یہودی مذہب سے لی گئیں زیادہ امکان ہے کہ یہودیوں کی اسیری کے وقت یا اُس سے قبل یہودی بادشاہوں کے ایام میں داخل کی گئیں۔ ہندی آریوں اور پارسی آریوں کی جدائی کے بعد اسلئے ماننا پڑتا ہے کیونکہ ابتدا میں تو دونوں ہندی آریوں اور پارسی آریوں کے خیالات ایک ہی ہونا ضرور تھے۔ کیونکہ ان کے آباو اجداد ایک ہی تھے۔ اور ایک ہی ملک کے باشندہ تھے۔ لیکن اگر ابتدا میں جب دونوں فریق ایک ہی مانا جاوے تو ضرور ہندی آریوں اور پارسی آریوں دونوں کی کتابوں میں اُن تعلیمات کا پایا جانا ضرور تھا جو یہودیوں اور پارسیوں کے درمیان مشترک ہیں۔ لہٰذا جب آپس سے جدا ہوگئے تو اس وقت کسی زمانہ بعد میں پارسیوں نے اس قوم سے نئے خیالات لئے ہوں جنکے ساتھ اُن کے میل جول کا موقعہ ہوا اور جن کے درمیان فرشتوں اور بہشت و دوزخ کی تعلیم پائی جاتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ اور واقعات سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ جب یہودیوں اور پارسیوں کے خیالات میں مشابہت پائی جاتی ہے تو پارسیوں نے ان نئے خیالات کو یہودیوں سے لیا ہو اسلئے کہ یہودی انبیا اور بزرگ پارسیوں کے نبی زرتشت یا زردشت سے باعتبار قدامت کے پہلے ارشاد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پیچھے ثابت کیا گیا ہے۔

راقم

جے۔ ایم۔ غلام مسیح۔ از مینپوری۔

سنگین دِل اور گوشتین دِل

از پادری بی بی۔ رائے۔

میں تمہیں ایک نیا دل بخشونگا اور ایک نئی روح تمہارے اندر میں ڈالونگا۔ اور تمہارے گوشت میں سے سنگین دل کو نکال ڈالونگا۔ اور گوشتین دل تمہیں عنایت کرونگا۔

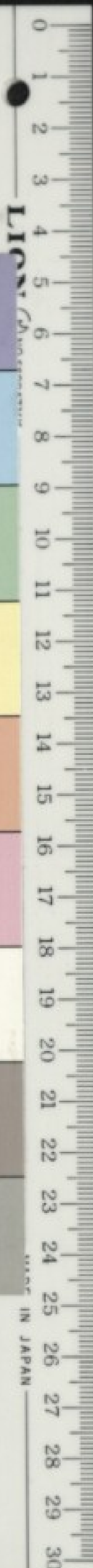
حزقی ایل ۳۶: ۲۶

اوپر والے نیچے کی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو بحال کرنا چاہتا ہے۔ اس بحالی کے لئے ۲۵ ویں آیت میں ان پر صاف پانی چھڑکنے اور ان کو پاک صاف کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ پھر ستائیسویں آیت میں وہ ان میں اپنی روح کے ڈالنے کا وعدہ کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس کی شریعت پر عمل کریں۔ پاکیزگی کی روح کی معموری اور فرمانبرداری کے لئے ایک باطنی تبدیلی شرط ہے۔ اس تبدیلی کا وعدہ اقتباس شدہ آیت میں پایا جاتا ہے۔ آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے اس وعدے پر غور کریں۔

(۱) اس باطنی تبدیلی کے لئے ایک نیا دل اور ایک نئی روح دیئے کا وعدہ ہے۔ حقیقت میں دونوں ایک ہی شئے ہیں۔ وعدے کو زیادہ یقینی ٹھہرانے کی غرض سے ایک ہی بات دو طرح کے الفاظ میں بتائی گئی۔ اس نئے دل یا نئی روح کو ایک مجازی جملے میں گوشتین دل کہا گیا۔ لیکن اس گوشتین دل کے دیئے جانے کے لئے ایک اور بات شرط ہے کہ سنگین دل نکال دیا جائے۔

(۲) یہ سنگین دل ہمارا ذاتی دل ہے۔ جسے ہم نے بابا آدم سے حاصل کیا۔ اس سنگین دل کو ہم دوسرے محاورے میں پُرانی طبیعت یا پُرانی انسانیت بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس دل کو ہم سنگین دل کہتے ہیں کہ یہ بہت سخت ہے سنگ یا پتھر جس طرح ٹوٹتا نہیں یہ بھی اسی طرح ٹوٹتا نہیں۔ اپنی مرضی کو چاہتا اور اپنی مرضی پر چلتا ہے۔ اس خودمرضی اور خودغرضی کے سبب اس دل سے دوسروں کا حق مار لیا جاتا اور دوسروں پر ظلم اور بے انصافی ہوتی ہے۔ جس طرح سوکھے پتھر کو نچوڑ کر ایک بوند پانی نہیں نکالا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اس سوکھے سنگین دل سے کسی کے لئے ایک بوند رحم یا محبت نہیں ٹپکتی۔ سنگین دل والا دوسرے کے دل پر چوٹ لگا کر اسے بےرحمی سے توڑتا ہے مگر کبھی کسی کو رنجیدہ دیکھکر اس کے دل کی چوٹ پر ہمدردی کا ہاتھ نہیں پھیرتا۔ سنگین دل خُدا کے دل کو نہیں جانتا۔ اسلئے خدا سے باغی ہو کر ان کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ جو خدا کی مرضی کے خلاف ہیں۔ اس باغی دل کا دوسرا نام جسمانی دل ہے۔ اور اس سے جو کام ہوتے ہیں وہ جسم کے کام کہلاتے ہیں۔ دیکھو گلتیوں ۵: ۱۹۔ ۲۱۔

(۳) اس سنگین دل کو ہم سدھار نہیں سکتے ہیں۔ مثلاً



سنگتراش ایک ٹکڑا سنگِ مرمر کا لے کے اس کو تراش تراش کر ایک نہایت خوبصورت مورت بناتا ہے۔ ہم اس مورت کے ڈیل ڈول کو دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور بار بار اُسے آنکھیں بھر بھر کے دیکھتے ہیں۔ مگر جب پیار سے اُسے اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں تو کیا اس سے ہمارے دل کی اندرونی محبت محفوظ ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ تو محض پتھر کا ایک ٹکڑا ہے۔ اگرچہ خوبصورت ہے تو بھی ہمارے سینے میں چبھتا ہے۔ ایسا ہی ہمارے پُرانے دل کا حال ہے۔ اسے کتنا ہی تراش تراش کر خوبصورت کیوں نہ بناؤ اس کا نام سنگین دل ہے۔ وہ دوسرے کو چبھیگا نہ کہ محفوظ کریگا؟ بعض سمجھتے ہیں اس پُرانے دل کے نکالنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اس کو جیسے کا تیسا رہنے دو۔ ذرا اپنے چال چلن کو سدھار لو۔ اُن کی سمجھ میں نئی پیدائش یا نئی زندگی کوئی شے نہیں۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ دنیا کی نظر میں چال چلن کو سدھار کر نیک اخلاق بنانا سنگ مرمر کا بت بنانا ہے۔ اس میں ڈیل ڈول ہے خوبصورتی ہے۔ مگر جان نہیں۔ وہ جو بغیر نئی پیدائش دنیا میں نیک چلن کہلاتے ہیں۔ ان کی زندگی اسی طرح کی ہے۔ وہ دیکھنے اور بولچال میں اچھے تو ہیں مگر ان میں روحانی زندگی کے نہ ہونے سے سنگ مرمر کے بت کی مانند ہیں۔ بس محض چال چلن کا سدھار

Reformation

کافی نہیں۔ بلکہ نئی طبیعت کی پیدائش

Regeneration

ضروری ہے۔ حقیقت میں پُرانا دل سدھر نہیں سکتا ہے۔ چنانچہ پولوس رسول لکھتا ہے کہ تم اپنے اگلے چال چلن کی اس پرانی انسانیت کو اُتار ڈالو جو فریب کی شہوتوں کے سبب سے خراب ہوتی جاتی ہے۔ افسیوں ۴: ۲۲ پس اپنے چال چلن کے سدھارنے کے لئے کتنی ہی کوشش کرو جب تک سنگین دل یا پرانی انسانیت موجود ہے۔ خدا کی نظر میں زندگی خراب ہوتی جائیگی۔ اسی سے بہتیرے جو دنیا کی نظر میں نیک چلن گنے جاتے ہیں ان میں نئی زندگی کے نہ ہونے سے وہ ہلاک ہونگے۔

(۴) پُرانی انسانیت یا سنگین دل کا نکلنا ضروری ہے۔ لیکن ہم آپ اسے نکال نہیں سکتے ہیں۔ اسی لئے خدا نے خود اس کو نکال دینے کا وعدہ کیا۔ یہ کام روح القدس کا کام ہے۔ جب کوئی چٹان کاٹنے والا کسی چٹان کو کاٹنا چاہتا ہے۔ تو پہلے اس چٹان میں ایک سرنگ لگاتا ہے۔ اس سرنگ کو وہ بارود سے بھر دیتا ہے اور دور کھڑے ہو کر کسی چیز کے وسیلے سے اس بارود میں ایک آگ کی چنگاری ڈال دیتا ہے۔ فوراً بڑی آواز سے چٹان پھٹ جاتی ہے۔ تب چٹان کاٹنے والا رفتہ رفتہ اس پھٹے ہوئے چٹان کو کاٹ کاٹ کر نکالتا ہے۔ ہم جب خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو اس کی صلیب ہماری پُرانی انسانیت کو چھیدتی ہے۔ روح القدس جو آسمانی بارود

Hevenly Dynamite

ہے اس چھید کے ذریعے اس طور پر چل اُٹھتا ہے کہ ہمارا سنگین دل پھٹ جاتا ہے۔ تب بعد کو وہ اسے کاٹ کاٹ کر نکالتا ہے پھٹنا تو بے شک ایک دم کا کام ہے یعنی جیسا جلد ہم مسیح مصلوب پر ایمان لاتے ہیں فوراً ہماری پُرانی انسانیت صلیب کھینچی جاتی ہے اور اس پر ضرب لگتی ہے مگر روح پاک کی تاثیر سے رفتہ رفتہ ہی نکلتی رہتی ہے

(۵) اگرچہ روح القدس ہمارے سنگین دل کو پھاڑتا اور کاٹ کاٹ کر نکالتا ہے۔ تاہم وہ اس کام کو ہماری مرضی کے خلاف نہیں کرتا اور نہ یہ کام کلوروفارم

Chloroform

کے نیچے کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے پُرانے دل کے ٹکڑوں کو ہم پر ظاہر کرتا اور ہماری رضامندی سے ان کو کاٹ کاٹ کر نکالتا ہے۔ وہ جب ہماری گناہ آلودہ خواہشوں اور پُرانی پُرانی عادتوں کو ہم پر ظاہر کرتا اور ہم سے پوچھتا ہے کہ وہ انہیں کاٹے یا نہ کاٹے تو ہمارے دل میں بڑی کشمکش ہوتی ہے۔ ہم ان خواہشوں اور عادتوں کو اپنا پیار کرتے ہیں کہ باسانی ان کو کاٹنے نہیں دیتے۔ اسی کشمکش کا نام روحانی جنگ ہے۔ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں گلتیوں ۵: ۱۷۔ اگر جب ہم روح کے تابع ہو جاتے ہیں تو روح فتح پاتا ہے۔ وہ ان خواہشوں اور عادتوں کو کاٹ کاٹ کر نکال دیتا اور ہم کو خدا کا مقدس بناتا ہے۔ جس میں وہ آپ سکونت کرتا ہے۔ ۱ قرنتیوں ۳: ۱۶

(۶) جس وقت سنگین دل پھٹتا ہے اسی وقت گوشتین دل کی نیو ڈالی جاتی ہے۔ اور جس قدر سنگین دل کٹ کٹ کر نکلتا جاتا ہے اسی قدر گوشتین دل بڑھتا جاتا ہے "وہ بڑھے اور میں گھٹوں" یہ گوشتین دل ہماری نئی انسانیت ہے جو خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے۔ کلسیوں ۳: ۱۰ انسان ابتدا میں خالق کی صورت پر پیدا کیا گیا تھا مگر گناہ کے سبب اُس نے اس صورت کو کھو دیا اب اس نئے دل کے پیدا ہونے سے وہ دوبارہ خالق کی صورت حاصل کرتا ہے۔ یہ گوشتین دل یا ہماری نئی انسانیت خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے۔ پس یہ دل خالق کی صورت رکھتا ہے۔ خالق مسیح ہے۔ پس یہ دل مسیح کی صورت رکھتا ہے۔ اس دل کی خوبی اور خصلت وہی ہے جو مسیح کی ہے جس طرح مسیح پاک حلیم اور پُر محبت ہے چاہئے کہ یہ دل بھی پاک حلیم اور پُر محبت ہو۔ جس طرح مسیح اپنی مرضی نہیں چاہتا تھا چاہئے کہ اس دل میں بھی خود مرضی نہ ہو۔ دیکھ میں آیا ہوں کہ تیری مرضی پوری کروں عبرانیوں ۱۰: ۹ مسیح نے اس مرضی کو پورا کرنے کے لئے اپنے کو قربانگاہ پر چڑھا دیا۔ ہم جو مسیح میں نئے مخلوق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ۲ قرنتیوں ۵: ۱۷۔ کیا ہم خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے اُس کے ساتھ قربانگاہ پر چڑھ جاتے ہیں؟

پیارے بھائی۔ پیاری بہن اب میں تم سے پوچھتا ہوں کیا اس وعدے کے موافق تم کو ایک نیا دل اور ایک نئی روح ملگئی ہے؟ کیا تمہارے اندر سنگین دل پر ایسی ضرب لگ گئی کہ وہ بالکل پھٹ گیا ہے؟ کیا تم روح القدس کو اس پُرانے دل کے ٹکڑوں کو کاٹ کاٹ کر نکالنے دیتے ہو؟ کیا تم اپنے میں ایک روحانی جنگ محسوس کرتے ہو؟ کیا تم اپنے کو روح کے ہاتھ میں سونپ کر روح کو فتحیاب ہونے دیتے ہو؟ کیا تم میں وہ گوشتین دل جو خالق کی صورت پر ہے مسیح کی خُو رکھتا ہے پیدا ہو گیا؟ کیا وہ دل روز بروز بڑھ رہا ہے؟ کیا تمہارے دل کی خصلت مسیح کی سی خصلت ہے؟ کیا تم کو مسیح کا دل مل گیا؟

پادری جان فورمن صاحب کے لکچر الہ آباد میں

گزشتہ سے پیوستہ

گزشتہ دسمبر ۱۹۱۲ء میں ایک صاحب مسمی ڈاکٹر جان اربلاٹ صاحب یہاں الہ آباد تشریف لائے تھے۔ اگر ان سے بھی یہی سوال دریافت کیا جائے تو ذیل کا تسلی بخش جواب ملیگا کہ زندگی اس طرح سے بسر کرنی چاہئیے جس سے دوسروں کو فایدہ پہنچے اب ہمارا یہی سوال آپ کے لئے ہے کہ آپ زندگی کو کیا سمجھتے ہیں؟

ان تینوں باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جو اصول کے پکے ہیں اور اپنی اپنی زندگی دوسروں کے فایدہ کے لئے گزرا رہے ہیں وہ موت سے بھی نہیں ڈرتے اور ہر دم خوش و خرم رہتے ہیں کیونکہ انہیں دلی اطمینان ہے اور ان کے قلوب نور خدا سے منور ہیں۔ اب غور طلب یہ امر ہے کہ آیا آپ زندگی کو کیا سمجھتے ہیں۔ کیا آپ کی زندگی ایک کامیاب زندگی ہے۔ اگر ہے تو آپ مبارک ہیں۔ اگر نہیں ہے تو آپ اسے کامیاب بنانے کا اپاو کریں۔ روح جو سب سے زیادہ قیمتی شئے ہے اُس کے بچانے کی کوشش کریں اس موذی شیطان نے آپ کو ایسا اندھا کر دیا ہے کہ آنکھوں کی چکاچوندی کے سامنے دنیا کی تمام غلاظت آپ کو دل کی خوش کن اشیا معلوم دے رہی ہیں۔ اور آپ دھوکے کی ٹٹی میں بیٹھے ہیں۔ خداوند فرماتا ہے اگر انسان دنیا کی تمام دولت حاصل کرے اور جان کھو دے تو اُس نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ پہلے خدا کو اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو پھر سب چیزیں آپ کو ملینگی۔ تم ازروئے عدل کے ایک پلڑے میں مال و متاع رکھیں اور دوسرے میں جان پھر دیکھئے کہ کونسا پلڑا بھاری ہے۔ آنکھیں نور ہدایت سے کھل جائینگی۔ اور آپ فوراً معلوم کرینگے۔ کہ ؎

این راہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کوئی شخص ایک جہاز پر سفر کر رہا تھا اس کے پاس ایک بڑا بیش قیمت ہیرا تھا جب جہاز عین سمندر کے بیچ پہونچا تو یہ اس ہیرے کو اچھال اچھال کر کھیلنے لگا۔ ایک اور شخص جو سامنے سے دیکھ رہا تھا فوراً دیکھتا اٹھا اور اپنے ہمسفر سے یوں مخاطب ہوا۔ کہ بھائی یہ چیز جس سے آپ کھیل رہے ہیں کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ ایک انمول ہیرا ہے مجھے میں نے اپنا سب کچھ بیچ کر مول لیا ہے۔ یہ سنتے ہی دوسرے شخص نے جواب دیا کہ جب یہ ایسی قیمتی شئے ہے۔ تو آپ پھر ایسی بے احتیاطی سے اسے کیوں اچھال رہے ہیں جس حالت میں کہ خطرہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر ایک دفعہ اس عمیق سمندر میں گر جاوے گا تو کیا آپ کو اُمید ہے کہ پھر کسی طرح سے کوئی نکالکر اسے آپ کو پھر دیگا۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ جہاز جو ذرا گھومنے لگا یہ ہیرا جھٹ ہمارے دوست کے ہاتھ سے گر پڑا۔ یہ جا رہا جا سمندر کی اتھاہ گہرائی میں چپکے سے جا بیٹھا اور یہ شخص روتا پیٹتا رہ گیا۔ یہ ہیرا کیا ہے یہی ہیرا آپ کی جان ہے۔ جس سے آپ ہر روز اس دنیا کے سمندر میں اپنی کشتی عمر میں بیٹھے بیٹھے اچھال اچھال کر کھیلتے ہیں اور ضایع کر دیتے ہیں۔ نوکری۔ ملازمت۔ تندرستی۔ دوکان۔ بال بچوں کی تو فکر ہر وقت لاحق ہے مگر اس جان کی جس کی بدولت یہ ساری کل چل رہی ہے ہرگز فکر نہیں۔ ع

سب ٹھاٹھ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

فرض کیجئے کہ ہمارے پاس طاعون کی ایک اکسیر دوا ہو اور ہم اسے چھپا رکھیں تو کیا یہ گناہ عظیم نہیں۔ بے شک یہ بڑی بھول ہے۔ ہمارے پاس نجات کا پیغام۔ سلامتی اور صلح کی خبر ہے جو قسم کی طاعون کو صحت بخشتے ہیں۔ صرف ایمان سے اس دوائی کا استعمال کیجئے اور پھر اس کا اثر دیکھئے۔

مریضان گنہ کو دو خبر فیض مسیحا کی
بلا قیمت دوا ملتی ہے آئے جس کا جی چاہے

میرے عزیز خدا کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ مگر پھر بھی ہزاروں ہیں جو صبح و مسا اپنے خالق و مالک کو دھوکا دیتے ہیں۔ اگر ہم ان تینوں باتوں میں سے جنکا ذکر کیا گیا ایک بھی نہ کریں تو ہم ہرگز کامیاب نہ رہینگے۔ اور مصداق اس کے بنینگے کہ عمر گٹنے کو تو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی۔ خداوند کے پاک کلام میں پانچ توڑوں کی تمثیل بیان کی گئی ہے کہ اس شخص کو جس نے اپنے توڑوں کا استعمال نہ کیا تھا بلکہ ایک کو سخت جا گڑھا پاتو دبا رکھا اور دیسے کا ویسا ہی بلا منافع پھیر دیا۔ خداوند کس قدر ملامت کرتا ہے۔ ہمیں یہ زندگی نفع کمانے کے لئے ملی ہے۔ اگر ہم اس کا ٹھیک ٹھیک استعمال نہ کرینگے تو زنگ آلودہ ہو کر برباد ہو جائینگے اور سر پٹک رہینگے ؎

پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

اب ہم اسی سلسلہ میں چند اقوال کا ذکر کیا چاہتے ہیں۔

۱۔ ۱۸۷۵ء میں فرانس کے ایک شریر بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک خاص فرقے کے کل مسیحیوں کو قتل کیا جاوے۔ موت سے پہلے اس بادشاہ کے بدن سے خون پھوٹ نکلا اور اس نے ذیل کے الفاظ اپنی زبان سے نکالے کہ "کیسا خون ہے"۔ کیسا قتل ہے؟ میں ہوں کہاں؟ انجام کیا ہوگا؟ میں ہمیشہ کے لئے ہلاک ہونگا۔

۲۔ ایک شخص جو اطالیہ کا رہنے والا تھا مسیحی ہو گیا۔ تھوڑے عرصے کے بعد اُس نے خداوند مسیح کا انکار کر دیا اور مرتے وقت بولا کہ میرا گناہ خدا کے رحم سے بڑا ہے۔ میں نے خوشی سے مسیح کا انکار کیا جو مجھے اُمید کی جگہ نہیں دیتا ہے۔

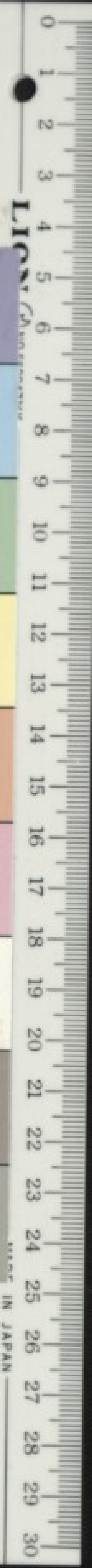
۳۔ مسٹر پانس ایک دہریہ تھا۔ اُس نے کہا "میں اندھیرے میں کودتا ہوں"۔

۴۔ جان ویسلی صاحب جو خدا کے برگزیدہ تھے فرماتے ہیں

سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

۵۔ ایک اور نیک مرد اپنے آپ کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔ میں بڑا سخت گنہگار۔ جو بچ گیا ہوں۔

۶۔ کون پنجابی ہے جو بزرگ پادری جے۔ این۔ ہیڈ صاحب کے نام نامی سے واقف نہیں۔ اس مرد خدا کی زندگی کے جب دو دن باقی رہ گئے تو آپ نے لاہور کے پادری ایچ۔ ڈی۔ گرسوولڈ



صاحب کے نام ایک خط لکھوایا کہ پادری گرسولڈ صاحب سے کہہ کر فتح - فتح - فتح - اور مرتے وقت آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ

بولو خداوند یسوع مسیح کی جے -

کیا ابھی بھی آپ اپنی زندگی کا فیصلہ نہ کرینگے - اس وقت خداوند یسوع مسیح موجود ہے کہ آپ کی زندگی پر اپنی مہر کر دے اے گنہگار اس روشنی میں آ - گناہ تیرا یسوع معاف کریگا -

گیت اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا -

چھٹا لکچر

مضمون

جب تک گیہوں کا دانہ مر نہ جاوے پھل نہیں لاتا" ....

خداوند یسوع مسیح کل تینتیس یا ساڑھے تینتیس برس اس دنیا میں رہے اور آپ نے کئی وعظ کئے - کئی معجزے کئے - اور جب آپ کی زندگی کا آخری ہفتہ تھا آپ زیادہ تر ہیکل میں رہے مصلوب ہونے سے دو تین روز پیشتر آپ ہیکل کے ایک صحن میں موجود تھے - چند یونانی یہودی تھے عید فسح کے موقعہ پر عبادت کے لئے حاضر ہوئے تھے - ایک رسول مسمی فیلبوس سے جو کہ بیت صیدا کا تھا ملے - اور کہنے لگے کہ ہم یسوع سے سوال کیا چاہتے ہیں - فیلبوس یہ سنکر اندریاس کے پاس آیا اور دونوں نے ملکر خداوند سے عرض کی - اسی طرح سے مجوسی جو غیر قوم تھے یسوع کو دیکھنے آئے تھے - اب یسوع کی زندگی کے آخری حصے میں بھی یہ غیر اقوام اشخاص اُسے دیکھنے آتے ہیں - جیسے پیدائش کے وقت خداوند مسیح انگریزوں کے پاس نہیں آیا - ملک کنعان میں پیدا ہوا - وہ سب کے لئے ہے - اور سب کا نجات دہندہ ہے - اس موقعہ پر اس نے ایک عجیب بات کہی تھی جو اس تمام کا مضمون ہے کہ

جب تک گیہوں کا دانہ مر نہ جاوے پھل نہیں لاتا"

باقی آئندہ -

شعر و سخن

غزل

باغ جہاں میں کیا کیا جلوے دکھا رہا ہے -
گاہے ہنسا رہا ہے گاہے رلا رہا ہے -

دنیا ہے تاج شاہی چاہے جسے کر ہے
مفلس بنا کسی کو در در پھرا رہا ہے -

ہستی الملک پر کب دو دستا ہے کوئی -
یکا نفس بے شک ہم کو بتا رہا ہے -

وہ دن بھی کوئی ہو گا دیکھوں جال جیتے
دل آرزو میں جس کے ہاتھوں سے جا رہا ہے

کر کے گناہ سے توبہ جیتے پہ لاؤ ایماں
اے عاصیو وہ کب سے تم کو بلا رہا ہے -

کس سوچ میں پڑا ہے کرتا ہے جو وہ کر لے
وعدے کا روز غافل اب پاس آ رہا ہے -

کیوں مانتے نہیں ہو جیتے کو جان و دل سے
کب سے قمر یہ مژدہ تم کو سنا رہا ہے -

---

۳ - مادھال کی خبر کوہی آئی پی ریلوے کے سٹیشن ٹیڈوگوی سے جب ریل روانہ ہو کر کچھ دور گئی تو اس کے نیچے ایک بم زور سے پھٹا جس سے انجن کا وہ حصہ جس میں سٹیم بھی شامل تھی اڑ گیا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے انجن بالکل بے کار نہ ہوا تھا - کیونکہ اگلے سٹیشن پر پہونچکر ڈرائیور نے اس حادثہ کی رپورٹ لکھوائی بعض کا خیال ہے کہ یہ شرارتیوں کی شرارت ہے - اور انہوں نے اندھیری رات میں بڑے بڑے پتھر انجن پر پھینکے -

---

انتخاب الاخبار

ہندو یونیورسٹی

مہاراجہ صاحب بہادر دربھنگہ اس یونیورسٹی کے بڑے حامی اور سرگرم کوششیں کرنے والے ہیں - حال ہی میں انہوں نے سر ہارکورٹ بٹلر صاحب کو ایک خط میں ہندو یونیورسٹی کے سرمایہ کی ایک نہایت مفصل کیفیت دکھائی ہے - اور یہ دریافت کیا ہے کہ اب کہا کیا جاوے - اس تفصیل کے مطابق اس وقت تک جو روپیہ وصول ہو چکا ہے اور جس کا وعدہ ہوا ہے وہ کل اٹھارہ لاکھ تین ہزار سات سو اڑتیس روپیہ ہے - اس کے علاوہ اور بہت بڑی رقم چندہ کی بتائی ہے - جس میں بعض دس دس ہزار روپیہ کی ہیں - یہ اس حساب میں شامل نہیں ہیں - نیز سنٹرل ہندو کالج کی مالیت اس میں شامل نہیں ہے جس کا اندازہ آنریبل مسٹر شارپ صاحب نے ۱۴ لاکھ کا لگایا ہے - اس حساب سے ہندو یونیورسٹی کے لئے پچاس لاکھ کی مقررہ رقم سے کہیں زیادہ کا سامان موجود ہو گیا ہے - مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے سر ہارکورٹ بٹلر کو اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اس یونیورسٹی کا دائرہ تنگ کر دیا گیا ہے - اسلئے بنگال پنجاب - مدراس بمبئی سے زیادہ چندہ ملنے کی توقع نہیں ہے - مزید براں صوبجات متوسط جدید صوبہ بہار اور اڑیسہ اپنی اپنی یونیورسٹیاں قائم کرنے کی فکر میں ہیں - بدیں وجہ مجوزہ ہندو یونیورسٹیوں کے لئے ایک دقت پیدا ہو گئی ہے - اس لحاظ سے مہاراجہ صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ گورنمنٹ کم از کم تین لاکھ روپیہ سالانہ کی امداد فرمائے اور تعمیرات وغیرہ میں جو رقم صرف کیجائے اس کا نصف گورنمنٹ عنایت فرمائے - بعد ازاں یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس یونیورسٹی میں پانچ فیکلٹیاں ہوں - (۱) اورینٹل (۲) تھیالوجیکل (۳) آرٹس (۴) سائنس (۵) قانونی سر ہارکورٹ بٹلر صاحب بہادر نے اس کا جواب حسب ذیل

دیا ہے:-

مجھے افسوس ہے کہ میں ہنوز یہ بتا نہیں سکتا ہوں کہ ہندو یونیورسٹی کا دستور العمل کس ڈھنگ پر مرتب کیا جاوے یہ معاملہ ہنوز زیر غور ہے - اور اس کے متعلق سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر سے تحریک ہونی ضروری ہے - لیکن میں اس قدر ضرور بتلاؤنگا کہ مسٹر شارپ صاحب نے یونیورسٹی کے واسطے پچاس لاکھ کی جو رقم تعین کی تھی وہ صرف یہ سرسری تخمینہ تھا کہ ایک ہزار طلبا کی یونیورسٹی چلانے کے لئے اس قدر رقم ضرورکار ہوگی تاکہ اس کے منافع سے صرف کیا جاوے اور اس میں وہ اخراجات شامل نہ تھے جو ابتداءً اس میں ہونا ضروری ہیں - نیز ہندو کالج کی مالیت ۲۰ لاکھ لگائی گئی تھی نہ کہ ۱۴ لاکھ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ہند کن شرائط کو یونیورسٹی سے پورا کرانا چاہتی ہے - اور وہ یہ ہے - (۱) موزوں اراضی حاصل کیجاوے (۲) سنٹرل ہندو کالج یونیورسٹی میں منتقل کیا جاوے (۳) پچاس لاکھ روپیہ جمع کر لیا جاوے (۴) دستور العمل بعد ازاں بتایا جاویگا - (۵) ایک کمیٹی یہ رپورٹ کرنے کے لئے مقرر کیجاوے گی کہ آیا سنٹرل ہندو کالج اس قابل ہے کہ وہ رزیڈینشل ٹیچنگ یونیورسٹی کی حیثیت میں تبدیل کیا جاوے - اگر یونیورسٹی کے معاملہ میں ترقی در اصل ایسی ہی قابل اطمینان ہے جیسی کہ آپ کے خیال میں ہر طرح سے امید ہے تو میں آنریبل پنڈت سندر لال صاحب سے زمانہ تعطیل ہائی کورٹ میں بخوشی ملاقات کرونگا - (ہندوستانی)

صد سالہ امن کی یادگار

گزشتہ مئی کو نیویارک کے ہوٹل پلازا میں انگلو امریکن ڈیلیگیٹوں کی ایک کانفرنس بدیں غرض منعقد ہوئی کہ برطانیہ عظمیٰ اور امریکہ کے درمیان امن کے سو سال کا جو عرصہ گزر چکا ہے - اور جسکا اختتام ۱۹۱۵ء کو ہوگا اس میں یہ قرار پایا ہے کہ اس صد سالہ امن کی یادگاری میں ہر دو مذکورہ بالا بر اعظموں اور اُن کی تمام بستیوں اور مقبوضات میں خاص خاص عمارتیں بنائی جائیں یہ یادگار عمارتیں لنڈن نیویارک اور واشنگٹن میں ملک معظم جارج پنجم اور پریذیڈنٹ ولسن ہر دو ۱۷ فروری ۱۹۱۵ء میں تعمیر کروائینگے - اسکے علاوہ پیسیفک اوشن اور اٹلانٹک اوشن کے درمیان کینیڈین سرحد کے ساتھ ساتھ یادگار عمارتیں بھی اس مطلب سے بنائی جائینگی کہ اس حقیقت کو ظاہر کرتی رہیں کہ ان ہر دو ممالک کے درمیان ان کی حفاظت کے لئے نہ تو مسلسل قلعوں کے بنانے کی اور نہ ہی سپاہ رکھنے کی ضرورت ہے - نیاگرا پر ایک پل اور اس کے اوپر عمدہ عمدہ اور موزوں حفاظت خانے بنائے جائینگے - کانفرنس نے یہ بھی منظور کیا ہے کہ ۱۷ فروری ۱۹۱۵ء سے پانچ پانچ منٹ مقرر کئے جائیں اور اس میں تمام انگریزی بولنے والی دنیا اس صد سالہ امن اور اُس کی برکات کا بیان دعا اور مراقبہ کے ساتھ کرے اور یا پانچ منٹوں میں ہمارے پیارے شہنشاہ اور پریذیڈنٹ ان یادگار عمارتوں کی جو اُنہوں نے اپنی اپنی دار السلطنتوں میں تعمیر کی ہونگی تقدیس اور تخصیص کرینگے اس دن ہر دو ملکوں کے تمام مدارس میں تعطیل ہوگی - اور اقوام خارجیہ اس صد سالہ امن کی رسوم بجالانے میں شریک ہونے کے لئے مدعو کی جائینگی - (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

ضرورت

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہو کہ ریاست سنگرور میں چار گاؤں یعنی نگری جسکی آبادی میں ۲۱۰ عیسائی ہیں - مہرنیپورہ جس میں آبادی ۱۷۱ ہے سوزی وال جس کی آبادی ۱۸۰ عیسائیوں کی ہیر کشنپورہ جس کی آبادی ۱۵۰ کی ہے - یہ تمام شمار ہم سیلف سپورٹ عیسائیوں کا ہے - ہم کو بڑی ضرورت ہے کہ ہم تین مناد رکھیں جن سے کہ متصل ہمارے دیہات میں بھی مسیح کا جلال ظاہر ہوتا رہے - اور ہماری اولاد بھی تعلیم پاتی رہے - ہم کو ایک ایسے مناد کی ضرورت ہے جو انگریزی مڈل پاس ہو وہ مقام نگری میں یا مہرنیپورہ میں رہیگا اور تنخواہ مبلغ پچیس روپیہ دی جائے گی - کل کلیسیا کی طرف سے باقی دو مناد ایسوں کی ضرورت ہے جو کم سے کم پرائمری تک پڑھے ہوں ان میں ایک کی تنخواہ مبلغ ۱۵ روپیہ کی ہوگی اور ایک کی مبلغ ۱۲ روپیہ کی ہوگی مگر یہ روپیہ تینوں منادوں کو پادری پربھو دیال صاحب کے دست مبارک سے ملا کرینگے - جو صاحب منظور کرتے ہیں وہ اپنے سارٹیفکیٹ سنگرور پادری پربھو لعل صاحب کی خدمت عالی میں ارسال فرما دیں - ہماری خواہش کہ خداوند ہندوستان میں بہت ایسی کلیسیائیں فراہم کرے جو . . . . آزاد ہوں - مکان بھی رہنے کو دیا جائیگا اور آنے کا کرایہ جو صاحب پادری پربھو لعل موصوف کو تحریر کریں ساتھ ہی مہر کا ٹکٹ روانہ فرما دیں تاکہ جواب دیا جاوے یکم جولائی ۱۹۱۳ء سے ضرورت ہے - پتہ یہ ہے -

ایم ای
مقام سنگرور ریاست جیند امریکین مشن - پادری پربھو لعل صاحب

اشتہار

ونٹر میموریل سکالرشپ ہندوستانی مسیحی طالب علموں کو جو کہ سینٹ سٹیفن کالج دہلی میں پڑھنا چاہیں - دستیاب ہو سکتے ہیں - اگر طالب علم ایف - اے کا ہو تو مبلغ ۸ روپیہ ۸ آنہ اور اگر بی اے کا ہو تو مبلغ دس روپیہ ۸ آنہ ماہوار ملیگا - پراسپکٹس کے واسطے درخواستیں بنام پرنسپل سینٹ سٹیفن کالج دہلی ہوں -

ضرورت

کلارک آباد گرلس سکول کے واسطے ایک ٹرینڈ ٹیچر کی ضرورت ہے - جو دیہاتی لڑکیوں کو جونیئر ورنیکلر ٹیچر کے امتحان کے لئے تیار کرے -

درخواستیں بنام مس اینڈروز ہوں

حالات جاپان اُردو	۳ر و ۴ر	اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی	مسیح کے خاص دوست	۸ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۹ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقائق	۸ر
چند رلیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بے گناہ نبی	۳ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳ پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳ پائی
سیر ہند	عصہ	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
بچوں کی پرورش	۱ر	حیات پولوس	۴ر	اسمار الٰہی	۳ پائی
لیبوریٹری مینیجمنٹ	۱ر	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳ پائی
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
دوسوال (زناسنگ تعلیم کا روازروئے فلاسفی)	۳ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳ پائی
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲	۱ر	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳ پائی
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر	راسپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	قرآن	۳ پائی
ملکہ روت کا احوال ″	۶ر	تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر	۹ر	سچا اسلام	۳ پائی
موسیٰ کا احوال ″	۶ر	دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر	یسوع مسیح	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	″ رومن اُردو	۸ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
ویدک تصنیفات	۱ر	عزت بیمثال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر	سورہ فاتحہ	۳ پائی
اصلاح تمدن	۵ر	″ رومن اُردو	۸ر	ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
اصلاح زراعت	۱ر	اصلاح اخلاق	۴ر	خدا ہمارا باپ	۳ پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی	شادی کی بابت خیالات	۱ر	انصاف کا دن	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″	سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی	فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی	صفائی کی ضرورت	۳ پائی	لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے	
پرستش حیوانات	۳ پائی	دعوتِ اسلام	۶ پائی	بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔	
تیرتھ	۶ پائی	مسیح کا نمونہ	۸ر	گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری
صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلورڈڈاین

یہ انگریزی کی خانگی دوا ہی۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ اون کے دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہی۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہی دیگر قیمتی کلورڈاین کے برابر ہی اور قیمت ارزاں ہی قیمت ۸ر شیشی محصولڈاک ۵ر ۱۲ر شیشی للعہ محصول ۱ر

پین ہیلر

اندرونی درد و پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہی۔ اندرونی۔ بیرونی درد موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر کولہا۔ پنجر گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہی ڈاڑھ مسوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہی قیمت ۱۲ر شیشی ڈاک محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جہکو وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد او رعورت اس کا ممبر ہو سکتا ہی اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی او رملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہی اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ رعاً +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہی اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہی اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہی درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہی۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہی قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہی۔ باغ دل کے چاروں نمبر (سنہ ۱۹۱۲ء کے) ۸ر فی نمبر لیا جاتا ہی +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری۔ سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیے

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجنے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط سفر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہی چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہی مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہی۔ ایڈیٹر +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ ہوں تو کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل وغیرہ وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے صہ کرونل لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری جے۔ سی۔ ہیوز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا)